

يُطَهِّرْكُمْ تَطْهِيرًا

شیخ محمد طاہر ریندی رحمۃ اللہ علیہ

احوال و آثار

○

مُؤْتَبَعٌ

خالد مجدوی سلطانی

بکے آز

3334

طاب ثانیین محمد طاہر ریندی رحمۃ اللہ علیہ



يُطَهِّرُكُمْ تَطْهِيرًا

شیخ محمد طاہر ہندگی رحمۃ اللہ علیہ

احوال و آثار

○

مُرتبہ

خالد مجددی سلطانی

●

یکے از

□ غلامانِ شیخ محمد طاہر ہندگی رحمۃ اللہ علیہ □

86490

~~60881100~~

نام کتاب : — شیخ محمد طاہر بندگی رحمۃ اللہ علیہ (احوال و آثار)

نام مرتب : — خالد مجدوی سلطانی

سال اشاعت : — محرم الحرام ۱۴۲۲ھ

ہدیہ : — دعائے خیر

مقام اشاعت : — ۹۔ شبلی سٹریٹ۔ سلامیہ پارک۔ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

## احوال واقعی

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی ابو البرکات بدر الدین شیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی خزینۃ الرحمۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نامور خلفائے میں سے ایک ملا محمد طاہر لاہوریؒ ہیں جو حضرت طاہر بندگیؒ کے نام نامی سے معروف ہیں۔ آپ کا مقبرہ لاہور کے قبرستان میانی میں مزح خلّاق ہے۔ یہ کتابچہ آپ کے حالات پر مشتمل ہے۔

اللہ تعالیٰ وقت مقررہ پر ہر کام کی تکمیل کے ذرائع پیدا فرماتا ہے۔ اس عاجز کو حضرت کی ہمسایگی میں رہتے ہوئے ساٹھ سال سے زیادہ عرصہ بیت گیا ہے۔ اتنی ہی مدت سے آپ کے در اقدس پر حاضری کی سعادت حاصل ہے۔ مزید کرم فرماتے ہوئے اس سلسلہ شریف کے عظیم بزرگ جناب حضرت صاحبِ حجّوی مدظلہ العالی جو آزاد کشمیر کے بڑے شہر کوٹلی میں قیام فرما ہیں کی خدمت میں پہنچا گیا۔ اللہ تعالیٰ آخرت میں بھی انہی کے ساتھ رکھے۔ آمین! سلسلہ شریف نقشبندیہ مجددیہ سے یہ تعلق اس تحریر کا باعث ہے۔

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ اور آپ کے متعلقین کا ذکر خیر مختلف کتابوں میں موجود ہے جس کا بنیادی ماخذ حضرت کے مکتوبات اور دوہم عصر تذکرے حضرات القدس اور زبدۃ المقامات ہیں۔ ان کے مؤلفین ملا بدر الدین سرہندیؒ اور مولانا محمد ہاشم کشمیریؒ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے معتمد خفاریہ ہیں، ان میں مولانا محمد طاہر بندگیؒ سے متعلق حضرات القدس کا مضمون بوجہ اہمیت کا حامل ہے۔

اولاً یہ کتاب مولانا محمد طاہرؒ کی وفات (۱۳۷۷ھ) کے بعد تک لکھی جاتی رہی، یہ تحریر اتنی مفصل ہے کہ پڑھنے والے کے لیے کوئی تشنگی باقی نہیں رہتی۔

آپ کی تعلیمات، عمر، شادی، تاریخ، دقت و مقام وصال کی جزئیات، خلافت نامہ جو امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی نے مولینا محمد طاہر کے لیے تحریر فرمایا خود مولینا کے عریضے جو انہوں نے اپنے پیر بزرگوار کو ارسال کئے اور سرہند شریف میں محفوظ تھے۔ ان کی نقول ملا بدر الدین نے اس میں درج کر دی ہیں جزاء اللہ خیر الجزاء۔

ثانیاً اس تحریر کے معتبر ہونے کی مزید تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ تذکرہ آدمیہ (غیر مطبوعہ) جو حضرت مجدد الف ثانی کے خلیفہ شیخ آدم بنوری کے مناقب میں مولینا محمد امین بدخشی نے اسی عہد میں لکھا (تذکرہ آدمیہ کا ایک قلمی نسخہ حضرت قاضی فتح اللہ صدیقی شطاری المتوفی ۱۰۸۸ھ کی خالقاہ کوٹلی آزاد کشمیر سے ملحقہ کتب خانہ میں محفوظ ہے) اس میں حضرت مولینا محمد طاہر کے حالات بغیر کسی لفظی تبدیلی کے من و عن حضرات القدس سے ماخوذ ہیں۔

اس عاجز نے زیر نظر کتابچہ میں حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے مکتوبات شریف نام مولینا محمد طاہر کے ساتھ حضرات القدس کی عبارت نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ مکتوبات شریف اگرچہ مولینا کے عریضوں کے جواب میں تحریر فرمائے گئے ہیں مگر ادباً اور تبرکاً ان کو مقدم رکھا ہے۔ مکتوبات شریف کا فارسی متن مولانا نور احمد صاحب کے مرتب کردہ نسخہ سے اور باقی مضمون محکمہ اوقاف پنجاب کی طبع کردہ حضرات القدس سے لیا ہے۔ اُردو سمجھنے والے احباب کے لیے اُردو ترجمہ بھی ساتھ دے دیا ہے۔ کتاب کے آخر میں حضرت مولینا محمد طاہر کا شجرہ طریقت (منظوم) بھی درج کر دیا ہے اور یہ عظیم نقشبندی بزرگ حضرت قطب العالم سید نیک عالم شاہ صاحب مجددی کا نظم کردہ ہے۔

ناپاسی ہوگی اگر جناب حافظ ابوسفیان صاحب کا شکریہ ادا نہ کیا جائے۔ اس مضمون کی طباعت کے لیے مجھے ان کی بے لوث معاونت حاصل رہی۔

اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

طالب دعا

عبد ضعیف خالد مجددی سلطانی

محرم احرام ۱۴۲۳ھ

## مکتوب ۲۲۵ دوسد و بست و بنجم

بملاطاهر لاهوری صدور یافته در بیان آنکه در بدایت این طریقه علیہ  
احوالیکہ دیگران را در نہایت میسر میگردد و میسر میشود لیکن بطریق اندراج نہایت  
در بدایت کہ از لوازم این طریق عالی است و ظہور این چنین احوال در  
بدایت مستلزم آن نیست کہ صاحب آل احوال را کامل و مکمل گویند و  
اجازت تعلیم طریقه نمایند وَمَا يَتَّسِبُ ذَلِكَ -

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى نَبِيِّهِ وَنُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الْكِرَامِ -  
مراسلات شریفہ پے در پے وصول یافت از گرمی ہنگامہ طالبان و التذاذ و  
جمعیت ایشان اندراج یافتہ بود فرحت بر فرحت افزود غایبہ ما فی الباب  
چون درین طریق اندراج نہایت در بدایت است مبتدیان این طریق عالی را  
در ابتداء احوال رو میدہد کہ شبیہ با احوال منتهیان است بختیست کہ فرق در میان  
این دو نوع احوال نتواند کرد مگر عارفیکہ حدت نظر داشتہ باشد پس برین تقدیر  
اعتماد بر حصول احوال نمودہ آن صاحب احوال را اجازت تعلیم طریقت نباید  
فرمود کہ درین صورت ضرر آن صاحب احوال فوق ضرر مسترشدان اوست سکتتم  
کہ تخفیل کمال او را از ترقیات باز دارد و تواند بود کہ حصول جاہ و ریاست کہ از  
لوازم مقام ارشاد است او را در بلا اندازد کہ آثارہ او ہنوز بر کفر خود است  
تزکیہ باورہ نیافتہ مَضَى مَا مَضَى جَمَعِ رَا کہ اجازت دادہ اند بلائیمت معقول  
آہنہ سازند کہ این نوع اجازت مبنی بر کمال نیست کار بسیار ہنوز در پیش است  
این احوال کہ در ابتداء رو دادہ است از قبیل اندراج نہایت در بدایت است  
نصائحی کہ مناسب دانند در کار دارند و بر منقصت آنها اطلاع بخشند و چون اجازت  
دادہ اند از تعلیم طریقت منع شان نکنند کہ شاید برکت نفس شما بحقیقت مقام ارشاد  
برسند دیگر چون شروع درین امر عظیم القدر نمودہ اند مبارک است سعی و اہتمام را در کار  
دارند و سرگرم باشند کہ باعث از دیاد گرمی ہنگامہ طالبان گردد - والسلام

## مکتوب ۲۲۴ دو صد و بست و ہفتم

بملا طاہر لاہوری صدوریافتہ در بیان بعضی از نصائح و مواعظ کہ بمقام شیخی و تکمیل تعلق دارد۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ سَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ مکتوب شریف وصول یافت موجب فرحت گشت از حلاوت و التذاذ یاران نوشته بودند فرحت بر فرحت افزود اے برادرِ حق سبحانہ و تعالیٰ کہ شمارا این منصب کرامت فرمودہ است شکر این نعمت عظمیٰ را بر وجہ اتم ادا نمایند و محافظت کنند کہ امرے صادر نشود کہ باعث نفرت خلایق گردد کہ وبال عظیم است نفرت خلق مناسب حال ملامتیہ است کہ بہ شیخی و دعوت کار ندارند بلکہ مقام ملامت نقیض مقام شیخی است مبادا این دو مقام را خلط نمایند و درین شیخی آرزوئے ملامت کنند کہ ظلم عظیم است و در نظر مریدان خود را متحمل دارند و در اختلاط و مواسست با مُسْتَرَشِدَانِ افراط نمایند کہ باعث استخفاف است کہ منافی افادہ و استفادہ است و در محافظت حدود شرعیہ نیک رعایت نمایند ہما مکن عمل بر خصت تجویز نکنند کہ ہم منافی این طریقہ علیہ است و ہم مناقض دعوی متابعت سنت سنیہ عزیزی فرمودہ است "رِيَاءُ الْعَارِفِينَ خَيْرٌ مِّنْ إِخْلَاصِ الْمُرِيدِينَ" چہ ریائے عارفان از برائے انجذاب قلوب طلب است بجناب قدس خداوندی جل سلطانہ، پس ناچار از اخلاص مریدان بہتر باشد و ایضاً اعمال عارفان اسباب تقلید است مر طالبان را در اتیان اعمال اگر عارفان عمل نکنند طالبان محروم مانند پس عارفان برائے آل کنند تا طالبان بآن اقتدا نمایند این ریاء عین اخلاص است بلکہ بہتر از اخلاص کہ از برائے نفع خود باشد از اینجا کہ گمان نکنند کہ عمل عارفان محض از برائے تقلید طالبان است و عارفان را بعمل احتیاج نیست عِيَاذًا بِاللَّهِ سُبْحَانَهُ ایں خود عین الحاد و زندقہ است بلکہ عارفان در اتیان اعمال بسائر طالبان برابر اند و از اتیان اعمال سچکس را استغنائست غَايَةَ مَا فِي الْبَابِ در اعمال عارفان گاہ ہست کہ نفع طالبان کہ مر بوط بتقلید است نیز ملحوظ است و بان اعتبار آزار یا مینامند با جملہ در قول و فعل نیک محافظت نمایند کہ اکثر خلایق دریں آوان ہنگامہ طلب اند کارے بوقوع نیاید کہ منافی این مقام



باشد و جہال را بطعن اکابر رساند از حضرت حق سبحانہ و تعالی استقامت طلبند دیگر از حصول نسبتہائے مشائخ نوشتہ بودند و جبہ آن را مکرر بشما بالمشافہتہ گفتہ شدہ است مادرانے آن چیزے نہ فہمند کہ در ان خیریت نیست زیادہ چہ نویسند وَالسَّلَامُ۔

## مکتوب (۲۵۵) دوسد و پنجاہ و پنجم

بملا محمد طاہر لاہوری صدور یافت در تحریض بر احيائے سنتِ سنّیہ و رفع بدعتِ نامرضیہ۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ مکتوب شریف کہ بمصحوب حافظ بہاؤ الدین ارسال داشتہ بودند رسید فرحت فراوان رسانید چہ نعمتے است کہ محبتان و مخلصان بہمگی ہمت خود متوجہ احيائے سنتے از سننِ مُصْطَفَوِيہِ عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ باشند و بکلیتہ خود خواہان رفع بدعتی از بدع منکرہ نامرضیہ بوند سنت و بدعت ضدیک دیگر اند و جو دیکے مستلزم نفی دیگر است پس احيائے یکے مستلزم امانت دیگرے بود احيائے سنت موجب امانت بدعت است و بالعکس پس بدعت را حسنہ گویند یا سنیہ مستلزم رفع سنت است مگر حسن نسبی اعتبار کردہ باشند کہ حسن مطلق آسخب گنجائش ندارد چہ جمع سنن مرضی حق اند جل سلطانہ و اَضْدَادُ اَنہَا مَرْضِيَاتِ شَيْطَانِ امرو ز این سخن بواسطہ شیوع بدعت بر اکثرے گرانست اما فردا معلوم خواہند کرد کہ ما بر ہدایتیم یا ایشان منقولست کہ حضرت مہدی در زمان سلطنت خود چون ترویج دین نماید و احيائے سنت فرماید عالم مدینہ کہ عادت بعلم بدعت گرفتہ بود و آنرا حسن پنداشتہ ملحق بدین ساختہ از تعجب گوید کہ این مرد رفع دین مانمودہ و امانت ملت ما فرمودہ حضرت مہدی امر بکشتن آن عالم فرماید و حسنہ اورا سنیہ انکار و ذلک فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَابِرٍ مِّنْ لَّدَیْکُمْ نَسِیَانٍ بَرْفِیْرٍ غَالِبٍ آدَہِ اسْتِ مَعْلُومٍ نَشَدَ کہ مکتوب شمارا بکہ سپردہ بود تا جواب استفسار ہا نویسید معذور خواہند داشت میاں شیخ احمد فرملی از محبتان است چون در جوار شما واقع است التفات و توجہ در مادہ مشارالیه مرعی خواہند داشت۔

## ذکر شیخ محمد طاہر لاهوری قدس سرہ

مولانا شیخ محمد طاہر قدس سرہ از کبار اصحاب و خلفاء حضرت ایشاں بود، حامی علوم عقلیہ و نقلیہ و از مشاہیر مشائخ لاهور، خداوند ریاضات شاقہ و مجاہدات شدیدہ و صاحب کشف و الہامات جلیہ و کرامات و جذبات قویہ بود و نزد علماء و صلحا و عامہ سکنہ آنجا قبول تمام داشت۔

چون بغایت بے غایت حضرت صمدیت ذوق بایں راہ وے را پیدا کردید و درین عصر افضل و اکمل اولیا جز حضرت ایشاں کسے را ندید، ناچار خود را باستان عرش نشان رسانید و سالہا بخاک ساری و جان سپاری و افتقار و انکسار در عقبہ علیہ گذرانید و حضرت ایشاں تعلیم حضرات مخدوم زادہائے عالی منقبت را بویے تفضیض فرمودند و باوجود مولویت رعایت آداب حضرت ایشاں بکمال می کرد و ہیبت آنحضرت بر مولانا آن قدر مستولی بود کہ در شرح نگنجد۔

گویند روزے حضرت ایشاں وے را با مامت امر کہ دند، رنگ رویش زرد گشت و لرزه در جوارح وے افتاد۔ باوجود حفظ قرآن و علوم فراوان از غایت خشیت و ہیبت آنحضرت زمان زمان قرأت در گلویش بند می شد۔

لاجرم از دولت این تعظیم و تکریم و ادب و ہیبت بہ من نظر کیمیا اثر حضرت ایشاں بر تہ کمال و تکمیل رسید و بعد اتمام کار وے را با جازت تعلیم طریقت در سلسلہ علیہ نقشبندیہ و اعطائے فرقت ارادت در طریقہ سنیہ قادریہ و فرقت تبرک در سلسلہ چشتیہ نواختند و خلافت نامہ برائے وے نوشتند و بلدہ معظمہ لاهور بحیث تربیت طالبان رخصت فرمودند۔ اجازت نامہ این است۔

## خلافت نامہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - بعد الحمد والمنة لولیه والصلوة  
 والتحية على نبيه وعلى اله واصحابه الكرام الداعين للحق الى  
 دار السلام - يقول العبد الفقير الى رحمة الله الولي الغني احمد بن  
 عبد الاحد الفاروقى النقشبندى غفر الله سبحانه ذنوبهما وستر  
 عيوبهما ان الاخ العالم العامل الفاضل الكامل الشيخ محمد الطاهر  
 لما وفقه الله سبحانه وتعالى بسلوك طريقة اوليائه ودخل فى  
 الطريقة العلية النقشبندية بجمع الهمة وتمام النهمة حصل له  
 الحضور والشهود والقربة والجمعية وتيسر له البداية التى  
 اندرجت فيها النهاية فاذا مضت برهة من الزمان وهو على هذه  
 الاحوال ظهر لى انه سيبلى بابتلاء عظيم حتى يخرج من الصراط  
 المستقيم الى سبل متفرقة ويميل من مذهب اهل الحق الى  
 مذاهب باطلة فهمنى ذلك والجانى الى التضرع والخشوع الى الله  
 سبحانه ليذهب عنه هذا الابتلاء ويرفع عنه ذلك البلاء ثم  
 ظهر لى بعد التضرع التام انه سوف يرفع عنه ذلك الابتلاء  
 فحمدت الله سبحانه على ذلك وقد ظهر بعد مدة يسيرة منه  
 ما ظهر لى اولاً حتى خرج من الاستقامة الى الاعوجاج ومال  
 من الحق الى الباطل بحيث انقطع رجاءنا من ان يعود الى الحق  
 ويرجع الى الاستقامة هو كلما دخل فى سبيل من السبل المتفرقة  
 واظهره الله سبحانه على توجهت بعون الله سبحانه وتوفيقه الى  
 اخراجه من ذلك السبيل بالقسر التام وسعيت بعد ذلك فى ان  
 اسد ذلك السبيل حتى لا يكون له عود الى ذلك ثانياً ومضت الشهور  
 بل السنون على هذه الحالة ثم ظهر بتأييد الله سبحانه ما ظهر

ثانياً فعاد الى الحق ورجع الى الصراط المستقيم ثم قطع ما بقى له من منازل الجذبة ومقامات السلوك وصار اهلاً لان یرخص لتعليم هذه الطريقة وتربية الطلبة فرخصت له بذلك بعد الاستخارة والتوجه المسئول من الله سبحانه الاستقامة والثبات على متابعة سيد الاولين والآخرين عليه وعلى اله الصلوات والتسليمات ولما كان للشيخ المشار اليه من طريق السلسلة القادرية والچشتية حظ وافر ونصيب كامل رخصت له ايضاً ان يعطى للمريدين حرقه الارادة في القادرية وخرقة التبرك في الطريقة الچشتية - والمسئول من الله سبحانه العصمة والتوفيق والحمد لله رب العلمين اولاً واهراً والصلوة والسلام على سيد المرسلين دائماً سرمداً وعلى اله العظام واصحابه الكرام -

آن عزيز در آن بلده بافاده طلبه مشغول گشت لیکن بانزوا و خلوت سرخوش بود و در حجره خمول می نشست و زنجیر دراز اندرون می بست و در آمد و رفت خلایق را بر خود بسته بود خصوص بجهت اغنیا و امرانی کشتود و بعضی امرایان معتمد بیدین و بے آمدی و بے در را و انکمر دے و ایشان را هرگز بخود راه نداده - وجه معیشت شیخ آن بود که کتب تفسیر و حدیث مثل بیضاوی و مشکوٰۃ بخط خوب می نوشت و محشّی می ساخت و مقابله می نمود و مزین می ساخت و می فروخت و از تجارت کتاب قوت خود می ساخت -

در اکثر عمر مجرد بود و در آخر کار بجهت ادائے سنت سید ابرار علیه الصلوة والسلام نکاح کرد - و هر سال یا بعد دو سال و گاه در سال چند بار بخدمت حضرت ایشان قدس سره می رسید و برکات و افادات حاصل روزگارش می گردید و باز باذن آنحضرت بوطن مالوف می رسید و در ایام مفارقت صوری احوال و مقامات و واردات خود بعراض ملتئم می داشت ، چنانچه بر خه ازان عراض ایراد خواهد نمود - اخلاق پسندیده داشت ، بے نفسی و مسکنت و نیستی و فنا بر آن عزیز الوجود غالب بود - بمطایبه و طیبت شیرین با صدق قرین ذوق داشت -

گویند که روزی حضرت ایشان ابلیس لعین را دیدند و پرسیدند که بر کدام یکی

از یاران ماتر سلطان نیست۔ گفت بر شیخ لاهوری قادر نیستم وقتے کہ گرسنه می باشد۔  
ولہذا شیخ ریاضات و مجاہدات شاقہ می کشید و از غایت ریاضات خشک شدہ  
بود و پوست و استخوان مانده و صاحب کشف ظاہرہ و کرامات باہرہ بودہ است۔  
اکنون لب از کلمات قدسیہ شیخ بکشانم و از عرض کہ محتوی بہ احوال خود و  
مریدان خویش بحضرت ایشان قدس سرہ نگاشته، این صفحہ را بسیار ایم۔

## مکتوب ۱

عرضداشت احقر الخدمۃ محمد طاہر بعرض اقدس می رساند کہ چون از آن آستان  
علیہ متوجہ این جانب شدم در بہر قدمی با خود می گفتم "اے نادان! مقصود خود را  
عقب گذاشتہ کجای روی بہ؟ اما از عقب کسے می گفت "راہی شو" کشاکش  
باین شہر آوردند۔ در گوشہ صحرا حیران نشستم، ناگاہ روحانیت خواجہ بزرگ رضی اللہ عنہ  
ظاہر شد و باعث گشت کہ در پے کارے کہ فرمودہ اند، باید شد۔ امثالاً لامرہ و امر کم  
چندے را مشغول ساختم۔ دریں میان جوانے بلند استعدادے رسیدہ بجز مشغول دادن  
در تمام بدنش دفعۃً نسبت سرایت کرد، سر تا قدم آگاہ شد، دیگر طالبان نیز جمعیت و  
حضور بدست آوردند۔

بعضے حاسدان سخنے را کہ بہ پیر دستگیر در بیان مقامات خصوصاً در مقام  
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقم نمودہ اند، در میان آوردہ بعضے چیز ہائے دیگر  
بآن از خود الحاق کردہ راہ طعن کشوند۔ مولانا حامد آل مکتوب را پیش علامتہ الانام  
مولانا عبد السلام برد۔ مولانا بعد از مطالعہ گفتند کہ بیچ شبہ وارد نمی شود و خیلے حسن ظن  
پیدا کردند۔ زبان حاسدان بستہ شد۔

## مکتوب ۲

حضرت سلامت! نسبتہائے طرق ثلاثہ جلوہ گراست و مشائخان فوج فوج  
تشریف می آرند و الطاف کثیرہ می نمایند، خصوصاً حضرت خواجہ بزرگ و حضرت غوث الثقلین  
و حضرت شیخ فرید شکر گنج قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم۔ نیز در حلقہ ذکر و نماز تراویح

حضرت رسالت با چندین ہزار صحابہ و مشائخ علیہ و علیہم الصلوٰت و التسلیمات آمدہ مدتی می نشیند و نواز شہامی نمودند و در عشرہ اعتکاف خلعت خاص عنایت فرمودند و حضرت فاطمہ زہراء علی ابہا و علیہا الصلوٰة والسلام نیز الطاف بسیار نمودند و بہ تشریفات نواختند در ضمن این دقائق عروج و نزول بسیار واقع شد بعد از طی مقامات کثیرہ خود را در خدمت روضہ منورہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم یافتیم۔ بعد از ان بنورے کہ از آن روضہ مبارک را در منزل خود دیدیم، بعد از ان بنورے کہ از ان روضہ مقدسہ ساطع شد، متحقق شدم و بحقیقت آن مشرف ساختند و بتکرار انجامید۔ بعد از ان ظاہر شد کہ حج تمام از روئے کار زائل گشت و حقیقت وصل عریانی آشکارا گردید۔ مکالمہ و محادثہ نیز وقوع یافت، بعد از ان جہل و نکرت صرف روئے نمود۔ حالانہ وصل و نہ نقد، نہ طلب و نہ غیر طلب، نہ هیچ حکم محکوم علیہ نیست، نہ اثباتاً و نہ نفیاً۔

### مکتوب ۳

حضرت سلامت! قبل ازیں ہر یک از نسبتِ ثلاثہ یعنی نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ نوبت بنوبت روئے می دادند و احیاناً ہم مختلط نیز می شدند و گاہ گاہے غالب و مغلوب نیز می بودند یک نوبت نسبتِ چشتیہ غلبہ عظیم کرد بجدے کہ از نسبتہائے دیگر مایوس گشت از بلدہ فاخرہ اجمیر تا پشاور بلکہ کابل، بحر چشتیہ ہیچکس بنظر نمی درآمد و اظہار جلالت کردن گرفتند می گفتند "نَحْنُ اَوْلُو قُوَّةٍ وَّ اَوْلُو بَاسٍ شَدِيدٍ" مرتبہ دیگر خود در جواب می گفتند "اِنَّ الْمُلُوكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا" دریں ضمن نقشبندیہ حملہ کردند و نسبت شریفہ نقشبندیہ ایشان را زیر کرد اما نسبت چشتیہ ہنوز بر حال خود است۔ نسبت شریفہ نقشبندیہ بطریق انجام درآمد۔ الحال ہر سہ نسبت (جمع) شدہ اند، گاہ گاہے یکے بر دیگرے غلبہ نیز می کند۔

و سیر در نسبت مشائخ کم شدہ است مگر احیاناً بتقریب سیر در نسبت مشائخ می شد۔ درین ایام سیر در نسبت اصحاب بسیار واقع می شود سوائے خلفائے ثلاثہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اکثر اوقات سیر در نسبت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم

می باشد؛ بسیار و بحد خوش می آید۔ نسبت شریفه ایشان علیه الصلوة والسلام گویا که نسبت دیگر بجنب نسبت شریفه آنحضرت علیه السلام والتحیة چیز نیست۔

حضرت سلامت! مطلب فقیر جز ازین نیست که، همی نسبت شریفه آن سرور علیه السلام زیادتی و قوت گیرد۔ از درگاه پیر دستگیر همی خواست دارم، امید است که این متمنائے فقیر در وقوع آید و از احوال و مقامات چیزے دیگر نباشد؛ چوں تربیت حضرت پیر دستگیر بلطف و عنف بود، لا جرم آثار همی همچنان مرتب می شود۔ ثانیاً آنکه بعضی اوقات چیزها رومی دهد که در اظهار آن شرم می آید، در غلبه احوال می فرمایند که هر که ترا دید او را از آتش دوزخ آزاد کردیم۔ وقتی دیگر می فرمایند که هر که بتو بیعت کرد او را بخشیدیم و دیگر چنانچه از حضرت غوث الثقلین قدس سره لفظ صادر شده بفقیر فرمودند۔

حضرت سلامت! اگر چه نسبت ثلثه به تفاوت و تعاقب ظهور می کنند، اما تعلیم طریقه انیقه و شیقه بهمین نسبت علیه نقشبندیه است۔ فقرائے این دیار نیز بدعا گوی آن درگاه اشتغال دارند، بر حضور و جمعیت اند۔ بعضی قابل اجازت نیز شده اند از آن جمله یکے حافظ یعقوب عالم و عامل و قاری بے نظیر قدم راسخ در امور شرعیه دارند و در توکل کامل و عالی همت اند، حضور و جمعیت خوب دارند، از طیران و نزول گزشته اند، یک گونه اجازتے داده شده است، امیدوار الطاف آن درگاه است! از آن جمله یکے حافظ محمود طالب علم و قاری و عامل اند، لطائف او طیران نموده اند مدت مدید شده است یک نوع اضطراب نیز دارد، هر چند زور می کنم فرود نمی توانم آورد، امیدوار الطاف عالی است۔ بعضی طلبه دیگر را نیز بعضی لطائف بعد از طیران فرود آوردم و بعضی خود فرود آمدند و لطائف بعضی بعمل فقیر طیران می کنند و بعضی را بنفسه حیرت است شخصی از پرگنه پر سرور آمده بود، مجرد آنکه تعلیم طریقه کرده شد لطائف اربعه جائے بجائے ظاهر شده طیران نمودند۔ چون قصد مراجعت بوطن خود نمود، بهمین حال رفتن او دشوار آمد، فرود آوردم۔ چون طالب علم و حافظ و قاری و در تقوی کامل بود اجازتے داده شد حضور و جمعیت نیز بهم رسانیده بود۔

فضائل مآب مولانا حامد که بفقیر نسبت تلمذ داشت، دریں روزها بعد از رفتن

میان فرخ حسین از صبح آدند و مشغول شدند و متاثر نیز گشتند، در اندک مدت از جنب بسینہ (؟) قرار گرفتند، بقفیر بسیار مناسبست دارند۔ وقتے کہ پیش فقیر می نشینند از خود مطلق غائب می شوند، اما با وجود این در کار مشارالیه بستگی می فہمد۔ کارش نمی رود پیش، امیدوار توجہ عالی ست۔ از خواجہ خاوند محمود نیز سبقے داشت اما یک ذرہ ہم متاثر نشدہ با آنکہ مدت مدید ہمراہ او بود، امیدوار توجہ بلوغ است۔  
حضرت سلامت! بصیرتے و نظرے در فہم استعداد ہائے مردم و دقائق راہ و باریکی ہائے دیگر معلوم شدہ اند و می شود و سیر در نسبتہائے بعضے مشائخ نیز واقع می شود و العبودیۃ۔

## مکتوب ۲

حضرت سلامت! مقامے بس عالی ظاہر شدہ و فرمودند کہ باین مقام کم کسے رامشرف ساختند، اذواق و مواجید در آن مقام خیلے ظاہر شدند و امداد روحانیت خواجہ بزرگ قدس سترہ بسیار بود۔ روزے محبت حضرت رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باین کمینہ بسیار استیلا یافت، بحدے کہ بے قراری و بے آرامی روئے نمود و بدرگاہ حق سبحانہ می زارید۔ اتفاقاً خود را بخدمت رسالت علیہ السلام دید۔ در ہمان لحظہ فرمودند اینک حضرت رسالت را فرستادیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ هَدَاَنَا لِهٰذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِیْ لَوْلَا اَنْ هَدَاَنَا اللّٰہُ۔ نمی دانم این چنین اسرار می کنند یا نہ؟ گاہ گاہے سیر در نسبتہائے مشائخ واقع می شود۔ دریں اخیر در نسبت مخدوم پیر علی بجویری واقع شد، مدت مدید در نسبت شریفہ ایشان گشت، دریں ضمن التفاتہا و عنایتہائے بسیار کردند و بہ تشریفات عظیمہ مشرف ساختند نسبت شریفہ ایشان بسیار بزرگ و لطیف است و طرف دعوت غالب دارد۔ در زمانے کہ سیر در نسبت حضرت خواجہ بزرگ واقع می شود، حضرت خواجہ بزرگ قدس سترہ بر (؟) پتر شاہی را بارہا بر سر فقیری نہادند، نمی دانم کہ معنی این طور واقعات چیست؟ انتہی۔

راقم این حروف گوید کہ این واقعہ دلالت کند کہ او قطب دیار خود بودہ است،

چنانکہ حضرت مخدوم زادہ خواجہ محمد سعید سلمہ اللہ تعالیٰ نقل کردند کہ شبے قبل نماز عشاء



شیخ محمد طاہر در مجلس بہشت آئین حضرت ایشان حاضر بود، آنحضرت خطاب بشیخ نموده فرمودند کہ شمارا قطب آل دیار ساختند و اشارت بوطن مالوف شیخ نمودند۔  
عمر عزیز شیخ پنجہاہ و شش سال بود، بروز پنجشنبہ وقت چاشت بیستم محرم شروع سنہ ہزار و چہل کہ "سال غم" (۱۰۴۰ھ) ست، رحلت فرمود و در سواد لاہور طرف میانی بیاسود "آہ مرد معرفت" (۱۰۴۰ھ) تاریخ ارتحال وے روئے نمود۔

## شجرہ منظوم

رسید فیض بصدیق ز احمد مختار  
ازو رسید بسلیمان مختار اسرار  
ازو بقاسم و جعفر رضا، ابو یزید ازو  
بخرقانی و زو بوعلی ستر ابرار  
ازوست یوسف و زو غجدانی و عارف  
ز فغومی ست برامیستی بزرگوار  
ازوست حضرت بابا، پس ست امیر کلال  
بہائے ملت و دین نقشند فخر کبار  
عقیب ایں ہمہ یعقوب چرخ است دگر  
ازو بخواجه عبید اللہ واقف اسرار  
ازوست زاہد و درویش، خواجہ مکنلی  
ازو بخواجه باقی ست معدن الوار  
ازو امام زمان قطب وقت شیخ احمد  
کہ ہست بانی ایں راہ منبع اسرار  
زو آل شیخ طاہر کہ بگفت پیرش و را  
"آسجا مگر نسیم رسد یا صبا وزد"



شیخ محمد طاہر ہندگی رحمۃ اللہ علیہ

احوال و آثار

حصہ اردو

اس حصہ کی ترتیب کے وقت  
مکتوبات امام ربانی مطبوعہ اللہ والے کی قومی دکان  
حضرات القدس دفتر دوم (اردو) مطبوعہ مکتبہ نعمانیہ بیلکوٹ  
پیش نظر رہے۔

مرتبہ:

خالد مجدی سلطانانی

## مکتوب ۲۲۵

اُس بیان میں کہ وہ احوال جو دوسروں کو نہایت میں میسر ہوتے ہیں، اس طریقہ علیہ کے ابتدا میں میسر ہو جاتے ہیں لیکن ہدایت میں نہایت مندرج ہونے کے طریق پر جو اس طریقہ علیہ کے لوازم سے ہے اور اس قسم کے احوال کا ابتدا میں ظاہر ہونا اس بات کو مستلزم نہیں ہے کہ ایسے احوال والے کو کامل کہیں اور طریقت کے سکھانے کی اجازت دے دیں۔ اور اس کے مناسب بیان میں ملاحظہ فرمائی کی طرف لکھا ہے۔“

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَنُسَلِّمُ عَلَیْہِ وَعَلٰی الْاٰلِہِ الْکَرِیْمِ ہِمَّ اللّٰہِ حَمْدُ کرتے ہیں اور اس کے نبیؐ اور آپؐ کی آل بزرگوار پر صلوات و سلام بھیجتے ہیں۔ آپ کے شریف خط پے در پے پہنچے۔ طالبوں کی ترقی اور ان کی التذاذ اور جمعیت کا حال پڑھ کر بہت ہی خوشی حاصل ہوئی۔

حاصل کلام یہ ہے کہ چونکہ اس طریق میں نہایت ابتدا میں مندرج ہونے اس لیے اس طریقہ علیہ کے مبتدیوں کی ابتدا میں اس قسم کے احوال ظاہر ہوتے ہیں جو منتہیوں کے احوال کے ساتھ یہاں تک مشابہ ہوتے ہیں کہ ان دونوں قسم کے احوال کے درمیان سوائے عار کے، جس کی نظر، بصیرت تیز ہو کوئی فرق نہیں کر سکتا۔ پس اس لحاظ سے احوال کے حاصل ہونے کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ ایسے احوال والے کو طریقہ سکھانے کی اجازت نہ دینی چاہیے۔ کیونکہ اس صورت میں طالبوں کے ضرر کی نسبت اس کا اپنا بڑا ضرر ہے۔ ممکن ہے کمال خیال کر کے ترقی سے رک جائے یا جاہ و ریاست کے حاصل ہونے سے جو مقام ارشاد کے لئے ضروری ہے فتنہ میں پڑ جائے۔ کیونکہ اس کا نفس اتارہ ابھی اپنے کفر کی حالت پر ہے اور اس کا تزکیہ نہیں ہوا ہے۔ خیر جو کچھ ہوا سو ہوا، جن لوگوں کو آپ نے اجازت دی ہے، انہیں نرمی اور محبت سے سمجھا دیں کہ اس قسم کی اجازت کمال پر مبنی نہیں ہے۔ ابھی بہت کام درپیش ہے۔ اس قسم کے احوال جو ابتدا میں ظاہر ہوتے ہیں، ہدایت میں

نہایت مندرج ہونے کی قسم سے ہیں اور جو نصیحتیں مناسب جائیں عمل میں لائیں اور

دل کے نقص پر ان کو اطلاع بخشیں اور چونکہ آپ نے ان کو اجازت دے دی ہے اس لیے طریقہ سکھانے سے ان کو منع نہ کریں۔ شاید آپ کی توجہ کی برکت سے مقام ارشاد کی حقیقت تک پہنچ جائیں۔

دوسرے یہ ہے کہ جب آپ نے اس عظیم القدر کام کو شروع کیا ہے تو مبارک ہے اس کام میں بڑی کوشش و سعی بجالائیں اور بڑے سرگرم رہیں تاکہ طالبوں کی زیادہ زیادہ ترقی کا باعث ہو۔ والسلام

## مکتوب ۲۲۷

بعض ان پند و نصائح کے بیان میں جو مقام شیخی اور تکمیل سے تعلق رکھتے ہیں۔ ملا طاہر لاہوری کی طرف لکھا ہے :

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ سَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ اللَّهُ كِي حَمْدٍ اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔ مکتوب شریف پہنچا، خوشی کا موجب ہوا اور یاروں کے التذاذ اور حلاوت کا حال پڑھ کر نہایت ہی فرحت حاصل ہوئی۔

اے بھائی! حق تعالیٰ نے آپ کو یہ منصب عطا فرمایا ہے۔ اس نعمت کا شکر پوری طرح ادا کریں اور محافظت کریں۔ کوئی ایسا امر صادر نہ ہو جو مخلوقات کی نفرت کا باعث ہو۔ کیونکہ اس میں بڑی خرابی ہے۔ خلق کی نفرت اس کی ملامتی گروہ کے حال کے مناسب ہے جن کا دعوت اور شیخی سے کچھ واسطہ نہیں ہے بلکہ ملامت کا مقام شیخی کے مقام کے برخلاف ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ان دونوں مقام کو آپس میں ملا دیں اور عین شیخی میں ملامت کی آرزو کریں کہ یہ بڑے ظلم کی بات ہے اور مریدوں کی نظر میں اپنے آپ کو متحمل یعنی رعب و داب سے آراستہ پیراستہ رکھیں اور مریدوں کے ساتھ کثرت سے میل جول اور انس اختیار نہ کریں کہ خفت اور سبکی کا موجب ہے اور افادہ اور استفادہ کے منافی ہے اور حدود شرعیہ کی اچھی طرح محافظت کریں اور جہاں تک ہو سکے رخصت پر عمل نہ کریں کہ یہ بھی اس طریقہ علیہ کے منافی اور سنت سننیہ کی تابعداری کے دعویٰ کے مخالف ہے۔

ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ ”رِبَاءُ الْعَارِفِينَ خَيْرٌ مِّنْ إِخْلَاصِ الْمُرِيدِينَ“ عارفوں کا ریا مريدوں کے اخلاص سے بہتر ہے کیونکہ عارفوں کا ریا طالبوں کے دلوں کو حق تعالیٰ کی پاک بارگاہ کی طرف کھینچنے کے لیے ہوتا ہے پس ضرور مريدوں کے اخلاص سے بہتر ہوگا۔ اور نیز عارفوں کے اعمال طالبوں کے لیے اعمال کے بجالانے میں موجب تقلید ہیں۔ اگر عارف خود عمل نہ کریں تو طالب محروم رہیں گے۔ پس عارف اس واسطے ریا کرتے ہیں تاکہ طالب ان کی اقتداء کریں۔ یہ ریا عین اخلاص ہے بلکہ اس اخلاص سے بہتر ہے جو اپنے نفع کے لیے ہو۔

اس بات سے کوئی شخص یہ گمان نہ کرے کہ عارفوں کے عمل محض طالبوں کی تقلید کیلئے ہیں اور عارفوں کو عمل کی حاجت نہیں ہے نعوذ باللہ منہا۔ یہ الحاد و زندقہ ہے بلکہ عارف اعمال کے بجالانے میں عام طالبوں کے ساتھ برابر ہیں اور اعمال کے بجالانے سے کسی کو چارہ نہیں ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ بسا اوقات عارفوں کے اعمال میں طالبوں کا نفع مد نظر ہوتا ہے جو تقلید پر وابستہ ہے۔ اس اعتبار سے اس کو ریا کہتے ہیں۔ غرض قول و فعل میں بڑی محافظت کریں۔ کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ فساد و ہنگامہ کے درپے ہیں۔ کوئی ایسا کام سرزد نہ ہونے پائے جو اس مقام کے منافی ہو اور جاہل لوگوں کو بزرگوں کے طعن کا موقع مل جائے اور حضرت حق تعالیٰ سے استقامت طلب کرتے رہا کریں۔

دوسرے یہ کہ آپ نے مشائخ کی نسبتوں کے حاصل ہونے کے بارہ میں لکھا تھا۔ اس کی وجہ کئی بار روبرو آپ سے بیان ہو چکی ہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہ سمجھیں کہ اس میں خیریت نہیں ہے۔ اس سے زیادہ کیا لکھا جائے۔ والسلام

## مکتوب ۲۵۵

سنتِ سنّیہ کے زندہ کرنے اور نامرضیہ بدعتِ دُور کرنے کی ترغیب  
میں ملامحمد طاہر لاہوری کی طرف لکھا ہے :  
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ اللَّهُ تَعَالَىٰ كِي حَمْدًا  
اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔

آپ کا مکتوب شریف جو حافظ بہاء الدین کے ہمراہ ارسال کیا تھا، پہنچا۔ بہت  
خوشی حاصل ہوئی۔ یہ کس قدر بڑی بھاری نعمت ہے کہ محبت و مخلص ہمہ تن حضرت مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں سے کسی سنت کے زندہ کرنے کی طرف متوجہ ہوں اور منکرہ  
اور نامرضیہ بدعتوں میں سے کسی بدعت کے دُور کرنے کے خواہاں ہوں۔ سنت و بدعت  
دونوں پورے طور پر ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ایک کا وجود دوسرے کے نقص و نفی  
کو مستلزم ہے۔ پس ایک کا زندہ کرنا دوسرے کو مارنے کا مستلزم ہے یعنی سنت کا  
زندہ کرنا بدعت کے مارنے کا موجب ہے اور بالعکس۔

پس بدعت خواہ اس کو حسنہ کہیں یا سنیہ، رفعِ سنت کو مستلزم ہے۔ شاید حسن  
نسبی یعنی اضافی کا اعتبار کیا ہوگا کیونکہ حسن مطلق وہاں گنجائش نہیں رکھتا کیونکہ تمام سنتیں  
حق تعالیٰ کے نزدیک مقبول و پسندیدہ ہیں اور ان کے اضرار یعنی بدعتیں شیطان کی  
پسندیدہ ہیں۔ آج یہ بات بدعت کے پھیل جانے کے باعث اکثر لوگوں کو ناگوار معلوم  
ہوتی ہے لیکن کل ان کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم ہدایت پر ہیں یا یہ لوگ۔

منقول ہے کہ حضرت مہدیؑ اپنی سلطنت کے زمانہ میں جب دین کو راج دیں گے  
اور سنت کو زندہ فرمائیں گے تو مدینہ کا عالم جس نے بدعت پر عمل کرنے کو اپنی عادت  
بنایا ہوگا اور اس کو حسن خیال کر کے دین کے ساتھ ملا لیا ہوگا، تعجب سے کہے گا کہ اس  
شخص نے ہمارے دین کو دُور کر دیا ہے اور ہمارے مذہب و ملت کو مار دیا اور خراب  
کر دیا ہے۔ حضرت مہدیؑ اس عالم کے قتل کا حکم فرمائیں گے اور اس کے حسنہ کو  
سنیہ خیال کریں گے۔ ذَلِكْ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ سَائِرِ مَنْ لَدَيْكُمْ اور آپ پر اور ان سب پر جو آپ کے پاس ہیں سلام ہو۔

نسیان فقیر پر غالب ہے معلوم نہیں رہا کہ آپ کا مکتوب کس کے سپرد کیا تھا تاکہ سوالوں کے موافق جواب لکھتا مغذور فرمائیں گے۔ میاں شیخ احمد فرملی دوستوں میں سے ہے، چونکہ آپ کے قرب و جوار میں رہتا ہے اس لیے امید ہے کہ اس کے حق میں التفات و توجہ کو مد نظر رکھیں گے۔



## شیخ محمد طاہر لاہوری قدس سرہ کے حالات

مولانا شیخ محمد طاہر قدس سرہ، حضرت مجدد قدس سرہ کے بہت بڑے مریدوں اور خلفاء میں سے تھے۔ وہ علوم عقلیہ و نقلیہ کے فاضل، لاہور کے مشہور مشائخ میں سے تھے۔ ریاضات شاقہ، مجاہدات شدیدہ اور کشف و الہامات، کرامات و جذبات والوں میں سے تھے اور وہاں کے بڑے علماء، صلحاء اور عام لوگوں میں بھی بڑی مقبولیت رکھتے تھے۔

چونکہ اللہ تعالیٰ کی عنایت بے غایت سے اس راہ میں اُن کو ذوق پیدا ہو گیا تھا اور اپنے زمانے کے افضل و اکمل اولیاء میں سے سوائے حضرت مجدد کے کسی اور کو اتنا عظیم نہیں پایا۔ اس لیے ناچار خود کو انہوں نے آپ کے آستانہ عالیہ میں پہنچا دیا اور برسوں وہاں نہایت خاکساری، جاں سپاری، عاجزی اور انکساری کے ساتھ قیام کیا اور حضرت مجدد نے اپنے عالی مرتبت صاحبزادوں کی تعلیم اُن کے سپرد فرمادی۔ اور وہ باوجود مولویت کے حضرت مجدد کا بہت زیادہ ادب کرتے تھے اور اس قدر آپ سے ہمیت زدہ تھے کہ بیان نہیں ہو سکتا۔ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت مجدد نے ان کو امامت کرنے کا حکم دیا تو اُن کے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا اور تمام بدن میں لرزہ طاری ہو گیا اور باوجودیکہ وہ حافظ قرآن اور بہت بڑے فاضل تھے انتہائی خشیت سے اور حضرت کے رعب سے ہر لمحہ قرأت اُن کے گلے میں رُک رُک جاتی تھی۔ چنانچہ ایسی تعظیم و تکریم، ادب و ہیبت کی بدولت اور حضرت مجدد کی نظر کیمیائے اثر کی برکت سے وہ کمال و تکمیل کے مرتبے کو پہنچے اور سلوک کے مکمل کرنے کے بعد اُن کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی تعلیم کی اجازت حاصل ہوئی۔ طریقہ قادریہ کا فرقہ ارادت بھی ملا اور سلسلہ چشتیہ کا فرقہ تبرک بھی نصیب ہوا۔ حضرت نے ان کے لیے خلافت نامہ تحریر فرمایا اور طالبوں کی تربیت کے لیے لاہور کے بڑے شہر کی طرف روانہ فرمایا۔

اجازت نامہ یہ ہے۔

## خلافت نامہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کی حمد اور احسان اور اس کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل اور اصحاب جو جنت کی طرف حق کی دعوت دینے والے ہیں، پر درود و تحیت کے بعد اللہ تعالیٰ کی بے نیاز ذات کی رحمت کا محتاج یہ بندہ احمد بن عبدالاحد فاروقی نقشبندی، اللہ ان کے گناہوں کو بخشے اور ان کے عیبوں کو ڈھانپے، کہتا ہے کہ برادر عالم باعمل فاضل کامل شیخ محمد ظاہر کو جب اللہ نے اپنے اولیاء کے طریقہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائی اور اس طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں داخل ہوئے تو انہیں قربت، حضور، شہود اور جمعیت حاصل ہو گئی اور ان کے لیے بدایہ آسان ہو گئی جس میں نہایت مندرج ہے۔ کچھ وقت اس حال میں گزرا کہ مجھ پر منکشف ہوا کہ وہ ایک بہت بڑی آزمائش سے دوچار ہوں گے یہاں تک کہ صراطِ مستقیم سے مختلف راہ پر چل پڑے اور مذہب اہل حق سے ہٹ کر مذہب باطلہ کی طرف میلان پایا تو مجھے اس کی فکر لاحق ہوئی اور میں نے توجہ کی اور حق سبحانہ کی بارگاہ میں خشوع اور تضرع سے التجا کی کہ وہ اس آزمائش کو ان سے اٹھالے اور یہ مصیبت ان سے ٹال دے۔ پھر نہایت تضرع کے بعد مجھ پر ظاہر ہوا کہ اللہ تعالیٰ ان سے اس آزمائش کو رفع فرمادے گا، تو اس پر میں نے حق سبحانہ کی حمد ثنا کی اور شکر بجا لایا۔ کچھ مدت کے بعد وہی کچھ ظاہر ہو گیا جو پہلے مجھ پر منکشف ہوا تھا کہ انہوں نے صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر اس طرح کج روی اختیار کی اور حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف مائل ہو گئے کہ راہ حق کی طرف واپسی اور صراطِ مستقیم کی طرف لوٹ آنے کے بارے میں ہماری امیدیں منقطع ہو گئیں، تو حق سبحانہ نے مجھ پر ظاہر فرمایا اور میں نے توفیق ایزدی اور تائید خداوندی سے انہیں اس دلدل سے نکلنے کی طرف خصوصی توجہ دی اور بھرپور کوشش کی کہ اس راہ سے نکل کر دوبارہ ادھر کا رخ نہ کریں۔ چند ماہ بلکہ کچھ سال اس حالت میں گزرے کہ اللہ پاک کی تائید سے وہی کچھ ظاہر ہوا جو ان کے رجوع کے بارے میں مجھ پر منکشف ہو چکا تھا تو آپ حق کی طرف واپس لوٹے اور صراطِ مستقیم کی طرف رجوع کیا۔ پھر باقی جذب و سلوک کی منزلیں اور مقامات طے کئے اور اس مقام کے اہل ہوئے کہ

انہیں اس طریقہ کی تعلیم کی اجازت دی جائے اور طالبانِ حق کی تربیت پر مامور کیا جائے۔ تو توجہ اور استخارہ کے بعد میں نے انہیں اجازت دی۔ حق سبحانہ و تعالیٰ سے دُعا ہے کہ حضور تید الاولین والآخرین و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع پر استقامت اور ثبات قدمی عطا فرمائے۔

چونکہ شیخ مذکور (حضرت شیخ محمد طاہر) کو میرے سلسلہ قادریہ و چشتیہ سے افرادِ کامل حصہ ملا ہے تو میں نے انہیں اپنے مریدوں کو فرقہ ارادت سلسلہ قادریہ میں اور فرقہ تبرک طریقہ چشتیہ میں عطا کرنے کی بھی اجازت دی ہے اور اللہ پاک سے پاکیزگی اور توفیق کا خواستگار ہوں۔

اور اول و آخر سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور ہمیشہ ہمیشہ درود و سلام ہو رسولوں کے سردار (حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی با عظمت آل اور باکرامت اصحاب پر۔

آپ اس شہر (لاہور) میں طالبوں کو فیض پہنچانے میں مشغول ہوئے لیکن گوشہ نشینی اور تنہائی آپ کو پسند تھی تو حجرہ تنہائی میں بیٹھ جاتے اور دروازے کی زنجیر اندر سے لگا لیتے اور مخلوق کی آمد و رفت کو خصوصاً امرار اور دولت مندوں کو آنے نہ دیتے۔ اکثر بڑے بڑے امرار جب آپ سے ملنے کے لیے آتے تو آپ دروازہ بند کر لیتے اور ان سے ہرگز ملاقات نہ کرتے۔ آپ کا ذریعہ معاش یہ تھا کہ آپ تفسیر و حدیث کی کتابیں مثلاً تفسیر بیضاوی اور مشکوٰۃ بہت اچھے خط میں لکھتے اور ان پر حاشیہ کی تزئین کرتے، مختلف نسخوں سے مقابلہ کرتے اور مزین کر کے فروخت کرتے اور کتابوں کی تجارت سے اپنی روزی حاصل کرتے۔

آپ اکثر عمر میں مجرور رہے لیکن آخر میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ادا کرنے کے خیال سے شادی کر لی تھی۔ آپ ہر سال یا دو سال کے بعد اور کبھی سال میں چند بار حضرت مجدد کی خدمت میں حاضر ہو کر فیوض و برکات حاصل کرتے اور پھر حضرت کی اجازت سے واپس وطن جاتے اور مفارقتِ صوری کے زمانے میں اپنے احوال و مقامات اور واردات اپنے عریضوں میں لکھ کر بھیجتے۔ چنانچہ ان عریضوں میں سے کچھ یہاں پیش کیے جائیں گے۔ آپ کے اخلاق بہت اچھے تھے۔ بے نفسی، مسکنت اور فنائیت

آپ پر غالب تھی لیکن خوش مزاجی (سچائی والی) بھی آپ کی گفتگو میں ہوتی تھی۔ کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت مجددؑ نے ابلیس لعین کو دیکھا۔ اس سے پوچھا کہ ہمارے کون کون سے مریدوں پر تیرا قابو نہیں چلتا۔ اس نے کہا کہ شیخ محمد طاہر لاہوری پر میرا قابو نہیں چلتا جبکہ وہ بھوکا رہتا ہے۔ چنانچہ شیخ سخت ریاضتیں اور مجاہدے کرتے اور ایسی ریاضتوں کی وجہ سے وہ دُبلے پتلے ہو گئے تھے اور ہڈی چمڑا رہ گئے تھے۔ آپ بڑے صاحب کشف و کرامت بھی تھے۔

اب ہم شیخ کے کلمات قدسیہ کے متعلق گفتگو کرتے ہیں اور آپ کے عریضے جو آپ کے اور آپ کے مریدوں کے حالات سے متعلق ہیں ان صفحات کی زینت ہونگے۔

## عریضہ (۱)

فقیر حقیر محمد طاہر، حضور کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ جب میں اس آستانہ عالیہ سے اس طرف کو روانہ ہوا تو ہر قدم پر اپنے آپ سے کہتا تھا کہ اے ناداں! اپنا مقصود پیچھے چھوڑ کر کہاں جا رہا ہے؟ لیکن پیچھے سے کوئی کہتا تھا کہ چلے چلو۔ فقیر کو کشاں کشاں اس شہر میں لایا گیا۔ جنگل کے ایک گوشے میں حیرانی کے عالم میں بیٹھ گیا۔ ناگاہ حضرت خواجہ بزرگ رضی اللہ عنہ کی روحانیت ظاہر ہوئی اور باعث بنی اس کی کہ جس کام کے لیے حضرت مجددؑ نے فرمایا ہے اُسے کرنا چاہیے۔ چنانچہ اُن کے اور آپ کے حکم کی تعمیل میں چند لوگوں کو ذکر میں شامل کیا۔ اسی اشار میں ایک جوان بلند استعداد والا آ گیا۔ اس کو ذکر کا طریقہ بتایا تو اسی وقت اس کے تمام بدن میں نسبت سرایت کر گئی اور وہ سر تا پا ڈاکر ہو گیا۔ دوسرے طالبوں کو بھی جمعیت اور حضور حاصل ہے۔ بعض حاسدوں نے حضرت (مجدد) کے مقامات کے سلسلے میں اور خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق جو تحریر فرمایا ہے اس میں کچھ باتیں اپنی طرف سے شامل کر کے طعن کی راہ کھولی تھی۔ مولانا حامد نے حضور کا وہ مکتوب علامۃ الانام مولانا عبد السلام کو پیش کیا۔ مولانا نے مطالعہ کے بعد فرمایا کہ اس پر کوئی شبہ وارد نہیں ہو سکتا اور انہوں نے بہت کچھ حُسنِ ظن پیدا کر دیا اور حاسدوں کی

زبان بندی ہو گئی

## عریضہ (۲)

حضرت سلامت! تینوں طریقوں کی نسبتیں جلوہ گرہیں اور ان کے مشائخ بڑی تعداد میں تشریف لائے ہیں اور بڑی عنایت فرماتے ہیں خصوصاً خواجہ بزرگ، حضرت غوث الثقلین اور حضرت شیخ فرید شکر گنج قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم۔ اسی طرح حلقہ ذکر اور نماز تراویح میں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہزاروں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اور مشائخ رحمۃ اللہ علیہم کے ساتھ تشریف لاکر دیر تک نوازشیں فرماتے رہے اور عشرہ اعتکاف میں خلعتِ خاص سے بھی نوازا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بھی بہت عنایت فرمائی اور بہت شرف بخشا۔ ان دقائق کے ضمن میں بہت کچھ عروج و نزول واقع ہوا۔ پھر بہت سے مقامات طے کرنے کے بعد خود کو میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس میں پایا۔ اس کے بعد اس نور سے جو اس روضہ مبارکہ سے میرے گھر میں آ رہا تھا اور اس نور سے جو اس روضہ مقدسہ سے نکل رہا تھا مجھے تحقق حاصل ہوا۔ اس کے بعد ظاہر ہوا کہ میرے کام پر سے تمام حجابات دور ہو گئے اور وصلِ عریاں کی حقیقت ظاہر ہوئی۔ مکالمہ اور محادثہ بھی واقع ہوا۔ اس کے بعد جہل اور لاعلمی ظاہر ہوئی۔ اور اب نہ تو وصل ہے نہ فراق ہے، نہ طلب ہے نہ غیر طلب ہے اور کسی حکم سے اثباتاً یا نفیاً محکوم نہیں۔

## عریضہ (۳)

حضرت سلامت! اس سے قبل نقشبندیہ، قادریہ اور چشتیہ میں سے ہر نسبت باری باری سے ظاہر کی جاتی تھی اور کبھی کبھی اتفاق سے وہ باہم مل جاتی تھیں اور کبھی کبھی غالب اور مغلوب بھی ہوتی رہتی تھیں۔ ایک مرتبہ نسبت چشتیہ نے بہت زیادہ غلبہ کیا۔ یہاں تک کہ دوسری نسبتوں سے مایوسی ہو گئی اور شہر اجیر شریف سے پشاور تک بلکہ کابل تک سوائے چشتیہ کے کوئی اور شخص نظر نہیں آتا تھا اور انہوں نے اپنے چھا جانے کا اظہار کرنا شروع کیا اور کہا کہ "نَحْنُ أَوْلُو قُوَّةٍ وَأَوْلُو بَأْسٍ شَدِيدٍ"۔ پھر دوسری مرتبہ خود ہی جواب میں کہا کہ "إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا"۔ اتنے میں اکابر نقشبندیہ

نے غلبہ کیا اور ان کی نسبت شریفیہ نے اُن کو زیر کر دیا۔ لیکن نسبتِ چشتیہ اب بھی اپنے حال پر قائم ہے اور نسبتِ نقشبندیہ بطور غلبے کے آئی۔ اب تینوں نسبتیں جمع ہیں اور کبھی کبھی ایک دوسرے پر غلبہ بھی کرتی رہتی ہیں۔

اب نسبتِ مشائخ میں سیر کم ہو گئی ہے مگر اتفاقاً کسی موقع پر یہ سیر ہو جاتی ہے۔ لیکن آج کل نسبتِ صحابہ کرام میں سیر ہوا کرتی ہے سوائے خلفائے ثلاثہ کے اور اکثر اوقات حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میں سیر ہوتی ہے۔ بہت زیادہ اور بے حد اچھی معلوم ہوتی ہے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت شریفیہ کے مقابلے میں دوسری نسبتیں کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتیں۔

حضرت سلامت! اس فقیر کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی نسبت شریفیہ خوب ہو اور بہت ہو اور آپ کی درگاہ سے ہی درخواست ہے۔ امید ہے کہ فقیر کی یہ استدعا قبول ہوگی اور احوال و مقامات میں سے کوئی اور چیز نہ ہو۔ چونکہ حضرت پیر دستگیر کی تربیت میں لطف بھی ہے اور سختی بھی ہے اس لیے اسی طرح کے آثار فقیر پر مرتب ہوتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ بعض اوقات ایسی چیزیں درپیش آتی ہیں کہ اُن کے اظہار سے شرم آتی ہے۔ غلبہ احوال میں فرماتے ہیں کہ ”جس نے تجھے دیکھا اُس کو آتشِ دوزخ سے آزاد کیا گیا۔“ کبھی ایسا فرماتے ہیں کہ ”جس نے تجھ سے بیعت کی اُس کو بخش دیا گیا۔“ اور کبھی جیسا کہ حضرت عنوث الثقلین قدس سرہ کے لیے فرمایا تھا، اس فقیر کے لیے بھی فرمایا۔

حضرت سلامت! اگرچہ یہ تینوں نسبتیں آگے پیچھے اور فرق کے ساتھ ظہور کرتی رہتی ہیں لیکن تعلیم اسی طریقہ عالیہ نقشبندیہ کی جاری ہے۔ اس طرف کے فقرا بھی آپ کی بارگاہ کے لیے دعا کرتے ہوئے مشغول ہیں اور حضور و جمعیت رکھتے ہیں۔ بعض قابل اجازت بھی ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے حافظ یعقوب جو عالم و عامل اور قاری بے نظیر ہیں، امور شرعیہ میں بہت استقامت رکھتے ہیں۔ توکل میں کامل اور عالی ہمت ہیں، حضور اور جمعیت بھی خوب رکھتے ہیں، عروج و نزول سے بھی گزر چکے ہیں۔ اُن کو ایک طرح سے اجازت دے دی گئی ہے۔ وہ حضرت کی بارگاہ سے الطاف کے

اُمیدوار ہیں۔ ایک اور حافظ محمود طالب علم اور قاری و عالم ہیں۔ ان کے لطائف بھی عروج کر چکے ہیں جس کو ایک عرصہ ہو چکا ہے۔ وہ ایک طرح سے اضطراب میں بھی ہیں۔ میں بہت کچھ زور دیتا ہوں لیکن نزول کی طرف نہیں لاسکتا، وہ بھی آپ کے الطاف کے اُمیدوار ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جن کے بعض لطائف عروج سے نزول کی طرف لاسکا ہوں اور بعض خود ہی نزول کی طرف آگئے ہیں۔ بعض کے لطائف اس فقیر کے ہاتھوں عروج کی طرف ہیں اور بعض کا معاملہ حیرت انگیز ہے۔ ایک شخص پرگنہ پسرور سے آیا ہوا تھا، محض تعلیم طریقہ دیتے ہی اس کے چار لطیفے اپنی اپنی جگہ سے ظاہر ہو کر عروج کرنے لگے۔ چونکہ اس کو وطن جانے کا خیال تھا اور اسی حال میں اس کا جانا دشوار تھا۔ اس لیے اس کو نزول میں لانا پڑا۔ وہ طالب علم، حافظ و قاری تھا اور تقویٰ میں کامل تھا۔ اس لیے اس کو اجازت دے دی گئی، وہ حضور اور جمعیت بھی رکھتا تھا۔

فضائل مآب مولانا حامد جو اس فقیر کے شاگرد ہیں، ان دنوں میاں فرخ حسین کے جانے کے بعد جنگل سے آئے اور ذکر میں مشغول ہو گئے اور متاثر بھی ہوئے۔ تھوڑی ہی مدت میں پہلو سے سینے میں قرار حاصل کر لیا۔ اس فقیر سے بہت تعلق رکھتے ہیں۔ جس وقت وہ اس فقیر کے سامنے بیٹھتے ہیں، اپنے آپ سے بالکل غائب ہو جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کے معاملے میں بستگی معلوم ہوتی ہے اور ان کا معاملہ آگے نہیں بڑھتا، آپ کی توجہ کے اُمیدوار ہیں۔ انہوں نے حضرت خاندان محمود سے بھی ایک سبق لیا لیکن ان کے ہمراہ ایک مدت تک رہنے کے باوجود ذرہ برابر بھی اثر نہیں لیا۔ وہ بہت زیادہ توجہ کے اُمیدوار ہیں۔

حضرت سلامت! اس فقیر کی بصیرت اور نظر میں لوگوں کی استعدادوں کے متعلق نیز اس راہ کی باریکیاں اور دوسرے دقائق بھی آتے رہتے ہیں اور بعض مشائخ کی نسبتوں کی سیر بھی واقع ہوتی ہے۔

عزیز (۴)

حضرت سلامت! ایک مقام بہت عالی ظاہر ہوا اور بتایا گیا کہ اس مقام سے

بہت کم لوگوں کو مشرف کیا گیا ہے۔ اس مقام میں اذواق اور مواجید بہت ظاہر ہوئے۔ اور خواجہ بزرگ قدس سترہ کی روحانیت کی امداد بہت زیادہ شامل حال رہی۔ ایک روز حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس عاجز پر بہت غالب ہوئی یہاں تک کہ بقراری اور بے آرامی رہی اور درگاہِ خداوندی گریہ و زاری کی۔ اس وقت خود کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پایا۔ اس وقت ارشاد ہوا کہ رسالت میں سے بھی تم کو (کچھ) دیا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ (خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم کو ہدایت دی۔ ہم ہرگز ہدایت پاتے اگر وہ ہم کو سیدھے راستے پر نہ چلاتا) میں نہیں جانتا کہ یہ سرسار ہیں یا نہیں۔

کبھی کبھی مشائخ کی نسبتوں میں سیر واقع ہوتی ہے۔ ابھی آخر میں مخدوم پیر علی ہجویری کی نسبت میں سیر واقع ہوئی۔ یہ اور اس نسبت شریفہ میں بہت عرصے تک سیر رہی۔ ایسے حالات میں انہوں نے بہت زیادہ التفات اور عنایت فرمائی اور اپنی تشریفات سے بھی مشرف فرمایا۔ ان کی نسبت بہت اعلیٰ اور لطیف ہے اور دعوت کا پہلو غالب ہے۔ جس زمانے میں حضرت خواجہ بزرگ قدس سترہ کی نسبت میں سیر واقع ہوتی ہے تو حضرت اپنے چتر شاہی کو بار بار اس فقیر کے سر پر رکھتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ ایسے واقعات کا کیا مطلب ہے؟

راقم الحروف کا خیال ہے کہ اس واقعے سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اس علاقے کے قطب ہیں۔ چنانچہ مخدوم زادہ خواجہ محمد سعید سلمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے تھے کہ ایک رات نمازِ عشاء سے پہلے شیخ طاہر، حضرت مجددؒ کی مجلس میں حاضر تھے تو حضرت نے شیخ سے خطاب کر کے فرمایا کہ آپ کو اس علاقے کا قطب بنایا گیا اور اس سے اشارہ ان کے وطن کا کیا گیا۔

شیخ کی عمر ۵۶ سال تھی۔ جمعرات کے دن چاشت کے وقت ۲۰ محرم ۱۰۴۰ھ کو وفات پائی۔ لفظ ”غم“ (۱۰۴۰ھ) سے سال برآمد ہوتا ہے۔ لاہور میں میانہ کی طرف دفن ہوئے۔ ”آہ معرفت مرد“ آپ کی تاریخ وفات ہے۔



# شجرہ شریفہ

حضرات خواجگان نقشبندیہ مجددیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

تصنیف لطیف

حضرت مرتبت قطب عالم پیر سید نیک عالم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اپنے اس تجدید عالم خوشنما کے واسطے  
 احمد مرسل امام انبیاء کے واسطے  
 مورد الطاف یرضیٰ اذہما کے واسطے  
 یکہ تاز عرصہ عشق خدا کے واسطے  
 راز دار خاص احمد مصطفیٰ کے واسطے  
 قرۃ العین شہید کربلا کے واسطے  
 داد رس ہر نامراد مبتلا کے واسطے  
 خرقانی بوالحسن مرد خدا کے واسطے  
 بوعلی سلطان اقلیم بقا کے واسطے  
 یوسف ہمدان محبوب خدا کے واسطے  
 خضر راہ وصل ذات کبریا کے واسطے  
 عارف کامل ولی ظل اللہ کے واسطے  
 فغنوی محمود درگاہ خدا کے واسطے  
 شاہ رامین علی اہل سخا کے واسطے  
 مخزن اسرار تسلیم و رضا کے واسطے

اے تو نقاشِ ازل کلک قضا کے واسطے  
 باعثِ ایجادِ عالم منظر نور و دم  
 حضرت صدیق اکبر صاحب خیر الوری  
 حضرت سلمان فارس کشتہ حب نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 سید السادات قاسم پور صدیق ولی  
 جعفر صادق امام پیشوا اے اہل حق  
 قطب بسطامی شہ مسند نشین معرفت  
 خرقہ توحید کو ہے ذات سے جن کی شرف  
 بوئے عشق سردی سے ہیں جو مخمور المزاج  
 ہے زینجائے جان عشق جن سے بے قرار  
 خواجہ عالم امام مجددان قطب زماں  
 مرہم ناسور مجروحان تیغ اشتیاق  
 مطلع صبح ولایت مقطع انجمن کار  
 اہل جمعیت ہیں جن کی بارگاہ کے ذلہ خوار  
 خواجہ بابا محمد پیشوائے اقیانیا

قدوة ارباب جمع اولیاء کے واسطے  
 شاہ بہاء الدین قطب راہ نما کے واسطے  
 شاہ علاء الحق و دین غوث الوری کیواسطے  
 خواجہ یعقوب چرخ اہتدا کے واسطے  
 خواجہ احرار محبوب خدا کے واسطے  
 زاہد کامل مکمل پارسا کے واسطے  
 شیخ درویش محمد بے ریا کے واسطے  
 خواجگی خورشید اقلیم بقا کے واسطے  
 شیخ عبدالباقی باللہ بقا کے واسطے  
 شیخ سرہندی مجدد و مقتدا کے واسطے  
 شاہ محمد طاہر ولی قطب الہدی کے واسطے

بحر متواج شریعت سید میر کلال  
 نقش سے ہر ماسوا کے میرے دل کو پاک کر  
 گلشن توحید کا گل چیں کر دیجئے مجھے  
 صاف دل کیجئے تعلق ماسوا سے صاف دل  
 مصدر ستر نہایت ابتدا میں کیجئے  
 برق عشق سردی سے خرمین دل کو حلا  
 اعطینی کحل الجواہر من غبار الاولیاء  
 کہ مذاق کام جاں کو معرفت سے بہرہ ور  
 فرقہ پندار ہستی کو میرے صد چاک کر  
 جام صہبائے شریعت سے مجھے مخمور کر  
 مورد فیض محبت دالف ثانی کیجئے

إِهْدِنَا يَا رَبَّنَا مِنْكَ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ  
 إِذْ هَبْ عَنَّا هَمَّنًا إِنَّ أَوْلِيَاءَكَ







